تفہیمِ حنفیت سیریز۔۲

(احادیث وآثار اور غیر مقلدین علماء کے اقوال کی روشنی میں)

نماز کے دس مسائل

(حنفی)

مع

مترجم نماز

جشنِ دستار بندی کے موقع پر جامعہ اشرفیہ کی جانب سے علمی تحفہ

مرتب:

مولانا محمد عارف اشرفی نظامی

پیشکش:

مولانا محمد سمیع اللہ اشرفی نظامی

بلا ہدیہ

ناشر

جامعہ اشرفیہ حُسّامیہ شیخ صلاح الدّین کونڈوا، پونہ

Website: Difaahlesunnat.com

دفاعِ اہلِسنت

علماء دیوبند

سوشل میڈیا کے جدید دور میں

- یوٹیوب کے اُردو بیانات
- نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- آن لائن دروس، نماز کے مسائل
- آن لائن پی ڈی ایف کتابیں
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر بیانات
- نماز کے مسائل پر کتابیں
- قرآن کریم کی تلاوتیں
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر کتابیں

حاصل کرنے کے لیے ہماری Difaahlesunnat.com وزٹ کیجئے

اور اپنے دوست احباب سے شیئر کرنا مت بھولیے!

Email: difaahlesunnat@gmail.com

Website: Difaahlesunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفہیمِ حنفیت سیریز۔۲

(احادیث و آثار اور غیر مقلد علماء کے اقوال کی روشنی میں)

نماز کے دس مسائل

(حنفی)

مع

مترجم نماز

جشنِ دستار بندی کے موقع پر جامعہ اشرفیہ کی جانب سے علمی تحفہ

مرتب:

مولانا محمد عارف اشرفی نظامی

استاذ جامعہ اشرفیہ، کونڈوا، پونہ، خطیب بارہ امام مسجد، پونہ

رکن ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر، حیدرآباد، شاخ پونہ

پیشکش:

مولانا محمد سمیع اللہ اشرفی نظامی استاذ جامعہ اشرفیہ، کونڈوا، پونہ

بلا ھدیہ

ناشر

جامعہ اشرفیہ حسامیہ شیخ صلاح الدین کونڈوا، پونہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	نماز کے دس مسائل (حنفی) مع مترجم نماز
مرتب	:	مولانا محمد عارف اشرفی نظامی / مولانا محمد سمیع اللہ اشرفی نظامی
ناشر	:	جامعہ اشرفیہ حُسّامیہ شیخ صلاح الدین پونہ
طباعت	:	ڈیزائنز پلس (عمیر باغبان)، پونہ 9021190822
سرِ ورق	:	اظہر مرزا
کمپوزنگ	:	اظہر مرزا
صفحات	:	۲۴ صفحات
ایڈیشن	:	اوّل (بروز اتوار ۲۵/ ذی الحجّہ ۱۴۳۳ 11 نومبر 2012ء)
تعداد اشاعت	:	1000 (ایک ہزار)

ملنے کے پتے

☆ جامعہ اشرفیہ حُسّامیہ شیخ صلاح الدین، کونڈوا، پونہ Mob: 9226720499

☆ جامع مسجد، کیمپ، پونہ Mob: 9766254766

☆ بارہ امام مسجد، نزد معالے دار کچہری، پونہ Mob: 9028899921

☆ روشن مسجد، دولہا دولہن قبرستان، بھوانی پیٹھ، پونہ Mob: 9028135235

☆ کھڑکی جامع مسجد، کھڑکی، پونہ Mob: 7387002311

☆ مسجد حضرت یٰسین مستانؒ، سیلسبری پارک، پونہ Mob: 8149971719

انتساب

خانوادۂ اشرفیہ کی ایک قد آور شخصیت،

شارح جمالِ مصطفیٰ، امیر الذاکرین، پیرِ طریقت

حضرت **علامہ سیّد محمد صغیر اشرف** اشرفی جیلانی مدظلہ النورانی

(خانقاہ اشرفیہ صالح پور)

کے نام

جن کی سرپرستی اور دعاؤں سے **جامعہ اشرفیہ**

اپنی منزل کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے

گزارش : یہ کتابچہ ''اماموں کے امام' امامِ اعظمؒ '' کے ہندی ایڈیشن کے ساتھ صرف ہندی میں شائع ہو چکا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کے پہلے جلسۂ دستار بندی کے موقع پر کچھ اضافے کے ساتھ دوبارہ ہندی و اُردو دونوں زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کتاب کے مندرجات سے متعلق کسی بھی قسم کے شبہ کے اِزالہ یا تصحیح کیلئے بذریعہ ای میل (E-Mail) رابطہ فرمائیں۔

ای میل: **E-Mail ID: jamiaashrafiyapune@gmail.com**

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱)	انتساب وگزارش	03
۲)	سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا	05
۳)	کانوں تک ہاتھ اٹھانا	06
۴)	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا	07
۵)	سینے پر ہاتھ باندھنے والی روایات کی علتیں	07
۶)	امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھیں	08
۷)	آمین آہستہ کہنا	10
۸)	بلند آواز سے آمین کہنے والی روایات کے دو جوابات	10
۹)	صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین	11
۱۰)	صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین والی حدیث کی تصحیح کرنے والے غیر مقلد علماء	12
۱۱)	صرف شروع میں رفع یدین کرنے کے کچھ حوالے	13
۱۲)	سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھنا	13
۱۳)	فجر کی سنت کی قضاء	14
۱۴)	فجر کی جماعت کے وقت سنت پڑھنا	14
۱۵)	۳ رکعت وتر	15
۱۶)	۲۰ رکعت تراویح	15
۱۷	مترجم نماز	17-24

☆☆☆

(۱) سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُکْثِرُ الْقِنَاعَ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ اکثر اوقات اپنے سر مبارک کو کپڑے سے ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ (شمائل ترمذی:۱۷)

☆ امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَاْمُرُ بِسَتْرِ الرَّاسِ فِی الصَّلاَۃِ بِالْعِمَامَۃِ اَوِ الْقَلَنْسُوَۃِ وَ یَنْھٰی عَنْ کَشْفِ الرَّاسِ فِی الصَّلاَۃِ

حضور نبی اکرم ﷺ عمامہ یا ٹوپی کے ذریعے نماز میں سر کو چھپانے کا حکم دیتے تھے اور حالت نماز میں کھلے سر رہنے سے منع فرماتے۔ (کشف الغمۃ: ج ۱ ص ۱۰۷)

☆ اہل حدیث عالم ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

"صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضور ﷺ سے بالدوام (ہمیشہ) ثابت ہوا ہے یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہوا ہو پگڑی سے یا ٹوپی سے۔"

آگے مزید لکھتے ہیں: "نیز مولانا ابو سعید شرف الدین لکھتے ہیں۔ (ننگے سر) نماز ادا ہو جائیگی۔ مگر سر ڈھانپنا اچھا ہے۔ آنخضرت ﷺ نماز میں اکثر عمامہ یا ٹوپی رکھتے تھے۔۔۔۔۔ برہنہ سر کو بلا وجہ شعار بنانا بھی خلاف سنت ہے۔ اور خلاف سنت بے وقوفی ہی ہوتی ہے۔

(فتاوی ثنائیہ: ثناء اللہ امرتسری۔ ج ۱ ص ۴۲۳، ۴۲۵)

☆ مولانا غزنوی (اہل حدیث) لکھتے ہیں: اگر ننگے سر نماز فیشن کی وجہ سے ہے تو نماز مکروہ ہے۔ اگر خشوع کے لئے ہے تو تشبہ بالنصاری (عیسائیوں کی مشابہت) ہے اسلام میں سوائے احرام کے ننگے سر رہنا خشوع کے لئے نہیں ہے۔ اگر سستی کی وجہ سے ہو تو منافقین کی عادت ہے۔ غرض ہر لحاظ سے ناپسندیدہ۔ (فتاوی علماء اہل حدیث: ج ۴ ص ۲۹۱)

(۲) کانوں تک ہاتھ اٹھانا

عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

(سنن ابو داؤد: حدیث نمبر۔۷۵۰، مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۴۰، شرح معانی الآثار: ۱۱۳۱، مسلم شریف: ج ۱ ص ۱۷۳، نسائی: ج ۱ ص ۱۰۲، مسند امام اعظم: ص ۸۶، سنن کبری بیہقی: ج ۲ ص ۲۵ سنن دار قطنی: ج ۱۔ص ۲۹۳)

☆ امام حاکم سنن دار قطنی کی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ اور یہ بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔ اس میں کوئی ضعف (کمزوری) نہیں۔

☆ امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۸۸ میں لکھتے ہیں۔

وَ اَمَّا صِفَۃُ الرَّفْعِ فَالْمَشْھُوْرُ مِنْ مَذْھَبِنَا وَ مَذْھَبِ الْجَمَاھِیْرِ اَنَّہٗ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ بِحَیْثُ یُحَاذِیْ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ وَ اِبْھَامِہٖ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْہِ وَ رَاحَتَاہُ مَنْکِبَیْہِ فَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِھِمْ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ بِھٰذَا جَمَعَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ بَیْنَ رِوَایَاتِ الْحَدِیْثِ

نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں کو اٹھانے میں ہمارا اور جمہور اہل علم کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں تک اس طرح اٹھائے کہ اپنی انگلیوں کو کانوں کے اوپر حصہ کے برابر کرے اور انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر کرے۔ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھانے کا یہی مطلب ہے۔ امام شافعی نے بھی روایات میں اسی طرح تطبیق دی ہے۔

(۳) ناف کے نیچے ھاتھ باندھنا

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَلسُّنَّۃُ وَضعُ الکَفِّ عَلَی الکَفِّ

فِی الصَّلاۃِ تَحتَ السُّرَّۃِ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھا جائے

(ابو داؤد: وضع الیمنی علی الیسری، زجاجۃ المصابیح ج۱،ص۵۸۴،مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱،ص۴۲۷)

اس حدیث کی سند کے بارے میں علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اسکی سند صحیح ہے۔

☆ بعض احادیث میں ناف کے اوپر یا سینے پر ہاتھ باندھنے کا ذکر آیا ہے۔ محدث نیموی ان روایات کی اسناد کا تحقیقی جائزہ لیکر فرماتے ہیں کہ

وَ فِی الُبَابِ اَحادِیثُ اُخَرُ کُلُّھا ضَعِیفَۃٌ

اس باب میں یعنی نماز کی حالت میں سینے پر ہاتھ رکھنے کے مسئلہ میں تمام احادیث ضعیف ہیں۔(آثار السنن: ص۱۴۵)

☆ شیخ البانی اس حدیث کو صحیح کہنا تو دور حسن کہتے ہوئے بھی کتراتے ہیں۔ لکھتے ہیں 'اس حدیث کے حسن ہونے کا احتمال ہے۔ (نماز کے دس مسائل: ابوزید ضمیر)

سینے پر ہاتھ باندھنے والی روایات کی عِلّتیں (کمزوریاں)

۱۔ پہلی کمزوری: اِن احادیث کے راویوں پر کلام (اعتراض) کیا گیا ہے۔

☆ مؤمل بن اسمعیل: ابوحاتم اور امام عسقلانی کہتے ہیں کہ مؤمل بن اسمعیل روایت بیان کرنے میں بہت زیادہ غلطی کرنے والے تھے۔(فتح الباری۔ ج۱۳،ص۴۱)

☆ شیخ البانی نے ان کو کمزور یادداشت والا کہا ہے۔(صحیح ابن خزیمہ)

☆ سلیمان بن موسی: ان کے بارے میں امام ابن حجر عسقلانی نے کہا انکی حدیث میں کچھ

نرمی (کمزوری) ہے۔ اور موت سے پہلے ذہن میں تھوڑی خرابی واقع ہوگئی تھی۔

(نماز کے دس مسائل: ابوزید ضمیر)

☆ سماک بن حرب: انہوں نے تفرد اختیار کیا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ (سماک) جب تفرد اختیار کرے (یعنی ایسی بات کرنا جو کسی نے نہ کی ہو) تو انکی روایت دلیل نہیں بن سکتی۔ ☆ شیخ البانی نے اِن کو حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ (الضعیفہ ۔ ۱/۹۱)

۲۔ دوسری کمزوری۔ متن میں اضطراب:

صحیح ابن خزیمہ میں حدیث ''علیٰ صدرہ'' (سینے پر) کے لفظ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ''تحت السرۃ'' (ناف کے نیچے) کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔

۳۔ تیسری کمزوری۔ شذوذ: شیخ ابن قیم لکھتے ہیں کہ مؤمل بن اسماعیل کے سوا کسی نے ''علیٰ صدرہ'' (سینے پر) نہیں کہا۔

۴۔ چوتھی کمزوری۔ راوی کا خود اپنی روایت پر عمل نہ کرنا: اس روایت میں سفیان ثوری بھی ہیں۔ لیکن انکا خود کا عمل اس کے خلاف ہے۔ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔

☆ خیانت: اہل حدیثوں کی معروف کتاب نمازِ نبوی ص ۱۴۴ کے حاشیے پر ہے کہ امام ابن خزیمہ نے سینے پر ہاتھ رکھنے والی حدیث کو صحیح کہا ہے۔ حالانکہ صحیح ابن خزیمہ میں اس کا دور دور تک پتہ نہیں۔

(۴) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھیں

عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَهَبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدَ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی سوائے یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو (یعنی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے) (مؤ طا امام مالک: باب ما جاء فی ام القرآن، ترمذی: باب القرأۃ خلف الامام۔حدیث۔۳۱۳)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔شیخ البانی نے 'صحیح' کہا ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَأَلَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاْ ۃِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاْ ۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا: کہ کسی نماز میں بھی امام کے ساتھ قرأت نہیں کرنا چاہئے (مسلم: باب سجود التلاوۃ ج۱ص۱۱۵۔ترمذی حدیث نمبر۳۱۲ کے تحت)

☆ حضرت سفیان ثوری اور امام احمد فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہ حکم تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے ہے۔(ابو داؤد)

☆ شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

وَالْاَمْرُ بِاِسْتِمَاعِ قِرَاْ ۃِ الامامِ وَالْاِنْصَاتِ لَہٗ مَذْکُوْرٌ فِی الْقُرْآنِ وَ فِی السُّنَّۃِ الصَّحِیْحَۃِ وَھُوَ اِجْمَاعُ الْاُمَّۃِ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْفَاتِحَۃِ وَھُوَ قَوْلُ جَمَاھِیْرِ السَّلَفِ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَغَیْرِھِمْ فِی الْفَاتِحَۃِ وَغَیْرِھَا

امام کی قرأت سننے اور خاموش رہنے کا حکم قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔سورہ فاتحہ اور اس کے بعد والی سورۃ کے بارے میں جمہور صحابہء کرام اور دیگر علماء امت کا یہی مسلک ہے۔اور سورہ فاتحہ کی قراءت کے وقت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے پر تو ساری امت کا اجماع ہے۔

(رسائل دینیہ: تنوع العبادات ص۵۵)

(۵) آمین آہستہ کہنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ" فَقَالَ "آمِیْنَ" وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ

حضرت وائل بن حجر حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے "غیر المغضوب علیھم و الضالین" پڑھا تو 'آمین' کہا اور اپنی آواز کو پست (آہستہ) کیا۔

(ترمذی۔ جلد ا۔ صفحہ ۲۸۹، حدیث نمبر ۲۴۸، مسند امام احمد بن حنبلؒ، جلد ۴۔ صفحہ ۳۱۶، مستدرک امام حاکم۔ حدیث نمبر ۲۹۱۳، مسند طیالسی۔ حدیث نمبر ۱۰۲۴)

☆ امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث (ترمذی کی حدیث) بخاری و مسلم کی شرط کے موافق صحیح ہے۔ اور امام ذہبی نے امام حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔ (مستدرک: جلد ۲، صفحہ ۲۳۲)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذباللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ (طحاوی، الجوھر النقی، جلد ۲، صفحہ ۴۸)

اس باب میں جملہ ۱۰۴ احادیث ہیں۔ (امام اعظم امام المحدثین)

بعض احادیث میں آمین بلند آواز سے کہنے کا ذکر ہے۔ اس کے دو جوابات ہیں۔

(۱) یہ احادیث جرح و تنقید سے خالی نہیں۔ چنانچہ

امام نیموی فرماتے ہیں: لَمْ یَثْبُتِ الْجَھْرُ بِالتَّامِیْنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَۃِ وَمَا جَاءَ فِی الْبَابِ فَھُوَ لَا یَخْلُوْ مِنْ شَیْءٍ

بلند آواز سے آمین کہنا نہ تو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی چاروں خلفاء سے اور جو روایات اس سلسلے میں پیش کی جاتی ہے وہ جرح و تنقید سے خالی نہیں۔ (آثار السنن: جلد ا۔ صفحہ ۹۴)

☆ آمین کی آواز سے مسجد گونج جانے والی حدیث کے بارے میں اہل حدیث عالم عبدالرؤف نے حاشیہ صلوٰۃ الرسول پر لکھا ہے "یہ سند ضعیف ہے کیونکہ بشر بن رافع ضعیف ہے اور ابو عبداللہ مجہول ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول۔ ص ۲۳۹)

(۲) بعض اوقات آمین بلند آواز سے کہنا صرف برائے تعلیم تھا۔ چنانچہ

(الف) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں فقال آمین مَااُرَاہُ اِلَّا لِیُعَلِّمَنَا

ترجمہ: حضور پاک ﷺ نے بلند آواز سے آمین فرمایا۔ میرے خیال میں آپ ﷺ ہمیں تعلیم دینا چاہتے تھے اس لئے (بلند آواز سے آمین فرمایا)

(کتاب الاسماء و الکنیٰ ج۱،ص ۱۹۷ حافظ ابو بشر الدولابی)

(ب) اسی طرح حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے: عہد نبوت میں مقتدیوں کی اطلاع کے لئے آہستہ پڑھی جانے والی چیزوں کو بعض اوقات بلند آواز سے پڑھا جاتا تھا اور انہی امور میں سے ''بلند آواز سے آمین کہنا'' بھی ہے۔

(۶) صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین

☆ امام ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ صرف تکبیر تحریمہ کہ وقت ہاتھ اٹھاتے پھر بالکل نہ اٹھاتے (فتح القدیر ج ۱،ص ۲۷۰)

☆ عَنْ عَلْقِمَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلا اُصَلِّی بِکُمْ صَلَاۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً

حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا '' کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟'' پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے ۔(ترمذی : حدیث نمبر ۲۵۷)

☆ علامہ ترکمانی لکھتے ہیں۔ اس حدیث کے تمام راوی مسلم شریف کے راوی ہیں۔

(الجوهر النقی : ج ۲،ص ۷۸)

☆ اس حدیث کو صحیح کہنے والے غیر مقلد علماء

۱۔ مشہور اہلحدیث عالم ناصر الدین البانی نے چار مقامات پر اس حدیث کو 'صحیح' کہا ہے

وَ الْحَقُّ اَنَّهٗ صَحِيْحٌ ،اَسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسکی سند امام مسلم کی شرط پر ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کو معلول کہا ہے ہمیں ان کی کوئی دلیل ایسی نہیں ملی جس سے استدلال صحیح ہو اور جس کی وجہ سے حدیث کو رد کیا جائے (مشکاۃ المصابیح بتحقیق الالبانی ۔ ج ۱،ص ۲۵۴،ترمذی بتحقیق الالبانی : حدیث نمبر ۲۵۷،ابو داود بتحقیق الالبانی: ،نسائی بتحقیق الالبانی :صفة الصلاۃ)

۲۔ شیخ احمد شاکر (اہلحدیث عالم) نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں

''حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی اس حدیث کو ابن حزم اور حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔ اور بعض لوگوں نے جو اسکی تعلیل میں کہا ہے وہ علت بننے کے لائق نہیں۔''

(ترمذی محقق : ج ۲،ص ۴۱)

۳۔ اہل حدیثوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

''علماء حقانی پر پوشیدہ نہیں کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے میں لڑنا، جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں۔ اس لئے کہ مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہے۔ اور دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں۔''

(فتاوی نذیریہ: ج ۱،ص ۱۴۱۔۱۴۳)

☆ شیخ ابن تیمیہ کا فتویٰ۔ رفع یدین نہ کرنے سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

(مجموع الفتاوی: ج ۲۲،ص ۲۵۳)

☆ شیخ اسمعیل دہلوی کا قول۔ اگر کوئی ساری عمر رفع یدین نہ کریں اسے ملامت نہ کرنی چاہیے۔ (تنویر العینین ۔ ۵)

صرف شروع نماز میں رفع یدین کرنے کے کچھ حوالے:

☆ سنن ابوداؤد: حدیث نمبر۔ ۷۴۸، نسائی: حدیث نمبر۔۱۰۲۶، مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث نمبر ۲۴۴۱، مسند امام احمد بن حنبل: حدیث نمبر ۱۴۴۱، مصنف عبدالرزاق: حدیث نمبر۔۲۵۳۰، سنن دارقطنی: ج ۱، ص ۲۹۳، شرح معانی الآثار: حدیث نمبر۔ ۱۱۳۱، جامع المسانید: امام خوارزمی. حدیث نمبر ۲۴، مسند ابو یعلی: حدیث نمبر ۵۰۳۹، مسند ابو عوانہ: ۱۰۷۲۔

☆ حضرت مولانا آصف اشرفی صاحب، ادارہ صراط مستقیم (پاکستان) نے اِس باب میں احادیث وآثار کے تقریباً '۱۰۱' حوالے پیش کئے ہیں۔

☆ کچھ لوگ بیہقی کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اخیر عمر تک (ہمیشہ) رفع یدین کیا ہے۔ ☆ امام اشبیلی بیہقی کی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ

"یہ حدیث باطل وموضوع ہے۔" (مختصر خلافیات بیہقی)

☆ اہل حدیث عالم عطاءاللہ حنیف بیہقی کی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"بیہقی کی یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔" (التعلیقات السلفیہ علی النسائی: ص ۱۰۴)

(۷) سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَاِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ

حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سجدے میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھتے تھے۔اور جب سجدے سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین سے اٹھاتے تھے۔ (ترمذی: ج ۱، ص ۶۱، ابوداؤد: ج ۱، ص

۱۲۲۳،سنن ابن ماجه :حدیث نمبر۔۲۸۲، شرح معانی الآثار :حدیث نمبر۱۴۸۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں ہم دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھتے تھے۔ پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھا کریں۔(صحیح ابن خزیمہ۔۶۲۸)

(۸) فجر کی سنت کی قضاء

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ

مَنۡ لَمۡ یُصَلِّ رَکۡعَتَیِ الۡفَجۡرِ فَلۡیُصَلِّهَا بَعۡدَ مَا تَطۡلُعُ الشَّمۡسُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھیں ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔(ترمذی حدیث نمبر۱۰۲)

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

فجر کی نماز کے وقت سنت پڑھنا

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ اَبِیۡ مُوۡسٰی قَالَ جَاءَ نَا ابۡنُ مَسۡعُوۡدٍ وَالۡاِمَامُ یُصَلِّی الصُّبۡحَ فَصَلّٰی رَکۡعَتَیۡنِ اِلٰی سَارِیَةٍ وَ لَمۡ یَکُنۡ صَلّٰی رَکۡعَتَیِ الۡفَجۡرِ

حضرت عبداللہ بن موسی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہماری مسجد میں تشریف لائے تو امام فجر کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے ایک ستون کے نزدیک فجر کی سنتیں ادا فرمائی چونکہ وہ اس سے پہلے سنتیں نہ پڑھ سکے تھے۔

(مجمع الزوائد : ج۱،ص۷۵، آثار السنن : ج۲،ص۳۲،طحاوی)

امام ہیثمی نے کہا کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

(۹) تین (۳) رکعت وتر

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۳ رکعت وتر پڑھتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم صحابہ وتابعین کا یہی مذہب ہے۔

(ترمذی: ج۱،ص ۱۱۰، زجاجۃ المصابیح: ج۲،ص۲۶۳)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ.. ثُمَّ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضور ﷺ عشاء کی نماز ادا فرماتے، پھر ۳ رکعت وتر ادا فرماتے ان میں کوئی (سلام سے) فاصلہ نہیں ہوتا تھا۔ (یعنی دو رکعت پر سلام نہیں پھیرتے تھے) (مسند امام احمد: ج ۶،ص ۱۵۵)

۳ رکعت وتر کے دیگر حوالے

بخاری : ۱۱۴۷، مسلم: ۷۳۸،ابو داؤد :۱۳۴۱،ترمذی : ۴۳۹،سنن دارقطنی: ۱۶۳۵، سنن بیھقی: ج۳۔ص۳۰، نسائی:۱۶۹۶،ابن ماجه :۱۱۷۳،مجمع الزوائد: ج۲۔ص ۲۴۲، معجم طبرانی اوسط:۱۷۰۷،مصنف ابن ابی شیبه: ۶۸۴۲،)

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دم کٹی نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کہ ایک شخص ایک رکعت پڑھکر اس کو (نمازوں سے) وتر کرے۔

(التمهید: امام ابن عبد البر۔ج۲۔ص۲۵۷)

(۱۰) بیس (۲۰) رکعت تراویح

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فِی رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانے میں لوگ ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

☆ امام نووی نے 'الخلاصہ' اور 'المجموع' میں، امام زیلعی نے نصب الرایہ میں، امام سبکی نے شرح المنہاج میں، امام ابن العراقی نے طرح التثریب میں، امام عینی نے عمدۃ القاری میں، امام سیوطی نے المصابیح فی صلاۃ التراویح میں، ملا علی القاری نے شرح المؤطا میں اور امام نیموی نے آثار السنن میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

☆ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اکثر اہل علم ۲۰ رکعت تراویح کے قائل ہے۔

(ترمذی: حدیث نمبر ۸۰۱ کے تحت)

☆ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکاۃ میں اور امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ ۲۰ رکعت تراویح پر صحابہ کا اجماع ہے۔

☆ شیخ ابن تیمیہ: بہت سارے علماء کہتے ہیں کہ یہی (۲۰ رکعت تراویح) سنت ہے کیونکہ یہ عمل مہاجرین وانصار کی موجودگی میں کیا گیا اور کسی نے انکار نہ کیا۔

(مجموعہ الفتاویٰ ج ۲۳، ص ۱۱۲)

☆ سعودی عرب کے مشہور عالم وقاضی اور مسجد نبوی کے مدرس شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی میں ۲۰ رکعت نماز تراویح کی ہزار سالہ تاریخ پر عربی میں ایک کتاب لکھی ہے۔

●●●

مترجم نماز

☆ ثناء: سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآاِلٰہَ غَیۡرُکَ

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

☆ تعوذ: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِO

ترجمہ: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

☆ تسمیہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الفاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ O اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِO
اِیَّاکَ نَعۡبُدُوَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُO اِھۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَO
صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡO غَیۡرِالۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَاالضَّآلِّیۡنَ O

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے، جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان، رحمت والا، روزِ جزا کا مالک، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں، ہم کو سیدھا راستہ

چلا! راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

سورۃ الکافرون

قُلْ یَاۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ o لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ o

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ o وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ o لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ o

ترجمہ: تم فرماؤ! اے کافرو! نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں، تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین

سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ o وَلَمْ یُوْلَدْ o

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

ترجمہ: تم فرماؤ! وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ o

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o

ترجمہ: آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکہ سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔ اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائے۔ اور گرہوں میں

پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے۔اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃالناس:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o

مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِالنَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o

ترجمہ: آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے۔جو (ساری) نسل انسانی کا معبود ہے۔وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے۔جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

☆ تکبیر: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆ رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے عظمت والے رب کی

☆ تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ اپنی تعریف کرنے والے کی سنتا ہے۔

☆ تحمید: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب تیرے ہی لئے تعریف ہے۔

☆ سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ

میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے بزرگ و برتر رب کی۔

تشہد:

اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰاتُ وَالطَّیِبَاتُ اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتَہٗ اَلسَّلا مُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: سب عبادتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں، اے نبی آپ پرسلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

درودِ ابراہیم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ! حضرت محمد ﷺ پراور آپ کی آل پر، جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پراور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔
اے اللہ درود نازل فرما! حضرت محمد ﷺ پراور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پراور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

دعاءماثورہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِیْمُ o

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے، تو تو اپنی طرف سے میرے گناہ معاف فرمادے اور مجھ پر رحم فرما! بے شک تو ہی گناہ بخشنے والا مہربان ہے

سلام: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ o**

تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو

دعاءقنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّا عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ☆

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں ، ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا کرتے اور چھوڑتے ہیں اسے جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں،

ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

﴿نوٹ﴾

یہ دعاء وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر پڑھی جاتی ہے۔

نماز کے بعد کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ

فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَادْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے، تو اے ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور (جنت کے) دارالسلام میں داخل فرما اور اے ہمارے رب! تو برکت والا بزرگ ہے، اے عزت وجلال والے،

نمازِ جنازہ کا طریقہ:

پہلی تکبیر کے بعد ثناء

سُبحٰنکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبارَکَ اسمُکَ وَتَعالیٰ جَدُّکَ

وَجَلَّ ثَناءُکَ وَلَااِلٰہَ غَیرُکَ

اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے،

دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیم:

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَما صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ

وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَما بَارَکتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ

وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد وعورت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَاوَشَاھِدِنَاوَغَائِبِنَاوَصَغِیرِنَاوَکَبِیرِنَاوَذَکَرِنَا

وَاُنْثَانَااَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الاِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الاِیْمَانِ

ترجمہ: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندہ و مردہ اور ہمارے حاضر و غائب اور ہمارے چھوٹے اور بڑے اور ہمارے مرد و عورت کو، اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور ہم میں تو جسے موت دے تو اسے ایمان پر موت دے ۔

نابالغ لڑکے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًاوَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً

ترجمہ: اے اللہ! تو اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعت کردے۔

نابالغ لڑکی کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًاوَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ترجمہ: اے اللہ! تو اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والی اور مقبول الشفاعت کردے۔ (ماخوذ از: بچّوں کی دینی تعلیم)

☆☆☆

پونے شہر میں

اُردو، عربی، فارسی، ہندی، مراٹھی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں

کتابت وطباعت کے لئے

قابل و با اعتماد مرکز **ڈِزائنر پلس**

رابطہ:

عمیر باغبان 9021190822

اظہر مرزا 7387987106

گھور پڑے پیٹھ، پونے۔۴۲

E-Mail: umairbagwan@gmail.com

جامعہ اشرفیہ کی تصویری جھلکیاں

جامعہ کا فضائی منظر

خوبصورت صحن

وضو خانہ

طلباء کا رہائشی کمرہ

کتب خانہ

جامعہ اشرفیہ کی تصویری جھلکیاں

بیرونی منظر

کمپیوٹر کلاس

کھیل کا منظر

درسگاہ

کچن

جامعہ اشرفیہ ایک نظر میں

جامعہ اشرفیہ حسامیہ شیخ صلاح الدین

بانی وقائد: قائد اہل سنت **حضرت مولانا محمد ایوب اشرفی صاحب**

(خطیب جامع مسجد، کیمپ، صدر ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر، حیدرآباد، شاخ پونہ)

آغاز: ۱۱ ذی القعدہ ۱۴۲۴ھ — مطابق ۴ جنوری ۲۰۰۴ء

شعبہ جات: شعبۂ ناظرہ۔ شعبۂ حفظ۔ شعبۂ قرأت، شعبۂ امامت وخطابت۔ دارالقضاء۔ دارالافتاء۔ اسکولی تعلیم (سرو شکشا ابھیان)، کمپیوٹر ٹریننگ۔ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر، حیدرآباد، شاخ پونہ

کتب خانہ: تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، تاریخ پر عربی اُردو میں سیکڑوں کتب کا ذخیرہ۔

اساتذہ: چار — **طلباء:** پچیس

فارغین: پندرہ

سرگرمیاں: سمر کیمپ، روحانی پکنک، میڈیکل چیک اَپ، موقع بموقع اصلاحی اجتماعات کا انعقاد، اشاعت کتب، اجتماعی قربانی کا اہتمام

منصوبے: اسلامک انگلش اسکول، مہاراشٹر کے مقامی بچوں کو دینی تعلیم کی طرف راغب کرنا۔ عصری سہولتوں سے مزیّن لڑکیوں کا مدرسہ۔

مطبوعہ کتابیں

۱) اماموں کے امام امام اعظم (اُردو۔ ہندی)

۲) اماموں کے امام... مع مختصر حنفی طریقہ نماز (ہندی)

۳) معمولاتِ شب برأت (اُردو۔ ہندی)

۴) ٹیلی فون کے ذریعے چاند کے شرعی ثبوت (اُردو۔ ہندی)

۵) روزے کے اہم مسائل (اُردو۔ ہندی)

۶) نماز کے دس مسائل (حنفی) مع مترجم نماز (اُردو۔ ہندی)

زیر ترتیب و طبع کتابیں

۱) رُویت ہلال کے بنیادی مسائل...

۲) مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ ۳) وسیلتنا فی الدارین

۴) جزعدم رفع الیدین ۵) ہم حنفی کیوں؟

۶) ضعیف حدیث ۷) زکوٰۃ کے اہم مسائل

۸) تاریخ اولیائے پونہ ۹) اتباع

۱۰) مہاراشٹر کی معروف وغیر معروف زیارت گاہیں

پتہ: جامعہ اشرفیہ، نزد مسجد غوث الوریٰ، سروے نمبر ۵، اشرف نگر، کونڈوا، پونے۔ ۴۸

Designed & Printed by : Designer Plus (Azhar Mirza : 738 798 7106)